بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

محبتِ الٰہی کے تناظر میں آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ سیرت کا ایمان افروز اور دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 26 / دسمبر 2025ء (۲۶؍فتح ۱۴۰۴ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گذشتہ خطبے میں مَیں نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حوالے سے کچھ باتیں کی تھیں۔ آج اللہ تعالیٰ کی محبّت کے حوالے سے آپؐ کی سیرت کے کچھ پہلو بیان کروں گا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپؐ کی سیرت کے اِس پہلو سے اللہ تعالیٰ کی آپؐ سے محبّت کا بھی اظہار ہوتا ہے، صرف آپؐ کی ہی اللہ تعالیٰ سے محبّت نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی بھی آپؐ سے محبّت ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اِس اظہار کے بعد آپؐ کی راہنمائی فرمائی اور پھر کس طرح اِس محبّت میں مزید بڑھ کر آپؐ نے اپنی اُمّت کی تربیت اور راہنمائی بھی کی۔ اِس محبّت کا اظہار ہم مختلف روایات میں دیکھتے ہیں، جو محبّت اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے کی تھی اور جو آپؐ کو اللہ تعالیٰ سے محبّت تھی۔ آپؐ ہی وہ کامل انسان ہیں کہ جن کے مقام تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ ہاں! اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ تمہارے لیے اُسوہ ہے، اِن کی پیروی کرنے کی کوشش کرو۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ذریعے یہ بھی اعلان کروادیا کہ لوگوں کو بتادو کہ تُو کہہ دے کہ اَے لوگو! اگر تم اللہ سے محبّت رکھتے، ہو تو میری اتّباع کرو، اِس صورت میں وہ بھی تم سے محبّت کرے گا، اور تمہارے قصور بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی محبّت حاصل کرنے کے طریق بھی آپؐ کے اُسوہ سے ہی سیکھنے ہوں گے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے آپؐ کی محبت کے جو نظارے ہمیں نظر آتے ہیں، احادیث میں ایسی روایات ملتی ہیں کہ آپؐ اللہ تعالیٰ سے اُس کی محبّت کے طلبگار ہوتے ہوئے یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اَے اللہ! مَیں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اُس کی محبّت جو تجھ سے محبّت کرتا ہے اور ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں، جو مجھے تیری محبّت تک پہنچا دے۔ اَے اللہ! تُو اپنی محبّت مجھے میری ذات، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔ پس یہ وہ دعا ہے، جو آج ہر اُس شخص کو کرنی چاہیے کہ جو آنحضرتؐ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور جو یہ چاہتا ہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ سے محبّت کا اظہار کرے، اللہ تعالیٰ کا محبوب بنے اور اللہ تعالیٰ اِس پر اپنا فضل فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سے محبّت کے ایک واقعے کا ذکر حضرت عائشہؓ نے یُوں بیان فرمایا ہے کہ مَیں نے ایک رات رسول اللہؐ کو سجدے یہ دعا کرتے سنا کہ مَیں تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں تیری ناراضگی سے، اور تیرے عفو کی پناہ میں آتا ہوں تیری سزا سے، مَیں ثناء کو تجھ پر شمار نہیں کر سکتا۔ تُو ویسا ہی ہے، جیسے تُو نے اپنے آپ کی تعریف کی ہے۔ اِسی طرح حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات مَیں نے آپؐ کو کہتے ہوئے سنا: تیرے لیے میرے جسم و جان سجدے میں ہیں، میرا دل تجھ پر ایمان لاتا ہے، اے میرے ربّ! یہ میرے دونوں ہاتھ ہیں، جو تیرے سامنے دراز ہیں اور جو کچھ مَیں نے اِن کے ساتھ اپنی جان پر ظلم کیا، وہ بھی تیرے سامنے ہے۔ اے بہت عظمتوں والے! جس سے ہر بڑی سے بڑی بات کی اُمید کی جاتی ہے۔ تُو سب بڑے گناہوں کو بخش دے۔ پھر آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ جبرئیل میرے پاس آئے تھے اور اُنہوں نے مجھے یہ الفاظ پڑھنے کے لیے کہا تھا۔ اِس لیے تم بھی اپنے سجدوں میں یہ پڑھا کرو، جو شخص یہ کلمات پڑھے گا، وہ سجدے سے سر اُٹھانے سے پہلے بخشا جائے گا۔ ایک اور روایت کے مطابق جبرئیلؑ نے کہا کہ آپؐ کا ربّ آپؐ کو ارشاد فرماتا ہے کہ آپؐ اہلِ بقیع کے پاس جائیں اور اُن کے لیے بخشش مانگیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مَیں بھی اِس ثواب میں داخل ہو سکتی ہوں، اب مَیں بھی وہاں سے ہو کر آئی ہوں، تو مَیں کیا دعا کروں؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم کہو کہ مومنوں اور مسلمانوں میں سے اِس گھر والوں پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ ہم میں سے آگے جانے والوں اور بعد میں جانے والوں پر رحم فرمائے، اور اگر اللہ نے چاہا، تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔

حضرت ابنِ عمرؓ نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہؐ کی سب سے پیاری اور عجیب بات، جو آپؓ نے دیکھی ہو، وہ مجھے بتائیں؟ یہ سن کر حضرت عائشہؓ رو پڑیں اور پھر فرمایا کہ آپؐ کا ہر

معاملہ ہی پیارا اَور عجیب تھا۔ پھر حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ آپؐ میری باری کی رات میرے پاس تشریف لائے اور مَیں نے آپؐ کا جسم محسوس کیا، تو آپؐ نے فرمایا کہ اے عائشہ! اگر مجھے اجازت دو، تو آج کی بقیہ ساری رات مَیں اپنے ربّ کی عبادت کروں؟ مَیں نے عرض کیا کہ مجھے آپؐ کا قُرب اور خواہش دونوں محبوب ہیں۔ وضو کرنے کے بعد آپؐ کھڑے ہوئے اور قرآن کریم پڑھنے لگے اور رونے لگے، یہاں تک کہ مَیں نے دیکھا کہ آنسو آپؐ کے دامن تک پہنچ گئے۔ پھر آپؐ نے اپنے دائیں پہلو پر ٹیک لگائی اور اپنے دائیں ہاتھ کو رُخسار کے نیچے رکھا اور پھر رونے لگے، یہاں تک کہ مَیں نے دیکھا کہ آنسو زمین تک پہنچ گئے۔ پھر حضرت بلالؓ آپؐ کو فجر کی اطلاع دینے کے لیے آئے، جب اُنہوں نے آپؐ کو روتے ہوئے دیکھا، تو عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! آپؐ رو رہے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اگلے پچھلے تمام گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا مَیں شکر گزار بندہ نہ بنوں!

آنحضرتؐ کی ساری زندگی عشقِ الٰہی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اِنہی عشقِ الٰہی کے نظاروں کو دیکھ کر مکّہ کے لوگ یہی کہتے تھے کہ اِنَّ مُحَمَّدًا عَشِقَ رَبَّہٗ یعنی محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تو اپنے ربّ پر عاشق ہو گیا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کا یہ اُسوہ اور اللہ تعالیٰ کی محبّت کا یہ نمونہ تھا جس کی چند مثالیں مَیں نے پیش کی ہیں، اِسی نمونے کا اثر تھا کہ صحابہؓ میں ایک انقلاب پیدا ہوا اَور اُنہوں نے وہ مقام پایا کہ جس کا اِس سے پہلے تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اور یہی وہ کامل اور مکمل تعلیم ہے کہ جسے آپؐ کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنایا۔ آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بھی آنحضرتؐ کی کامل پیروی کی وجہ سے نوازا ہے۔ آج ہم جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم آنحضرتؐ کے حقیقی ماننے والے ہیں اور ہم نے آپؐ کے غلامِ صادق کے ہاتھ پر بیعت کر کے یہ تجدید اور وعدہ کیا ہے کہ آئندہ ہم اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے، تو ہمیں اِس طرف توجہ دینی چاہیے کہ ہم نے ہر کام خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے کرنا ہے اور اُس کی محبّت میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِس بات کی توفیق عطا فرمائے۔

حضورِ انور نے فرمایا پاکستان کے احمدیوں کے لئے آجکل دعا کریں۔ وہاں مبارک ثانی صاحب جن پر قرآن کریم رکھنے، اسے پڑھنے اور پڑھانے کے الزام کے تحت ایک مقدمہ چل رہا تھا ان کو سیشن جج نے عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی جلد پکڑ کے سامان فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ ان شاء اللہ جلد ان پر آئے گی اور اس کے آثار نظر بھی آرہے ہیں لیکن ہماری دعاؤں

میں کمی یا عمل یا عبادت کے حق صحیح نہ ادا کرنے کی وجہ سے اس میں تعطل نہ ہو جائے اس کی فکر ہونی چاہئے جیسا کہ آنحضرت ﷺ بھی اس خوف سے بعض دفعہ بادلوں کو دیکھ کے دعا کیا کرتے تھے۔ پس دعاؤں کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ اسی طرح باقی دنیا کے مظلوموں کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہر ایک کو امن عطا فرمائے اور ہر فتنہ و فساد سے بچا کے رکھے۔

آخر میں حضور انور نے دو مرحومین کا ذکر خیر فرمایا پہلا ذکر مکرم مولانا جلال الدین نیر صاحب سابق صدر صدر انجمن احمدیہ اور صدر مجلس تحریک جدید قادیان کا تھا، ان کے والد مکرم ایچ حسین صاحب کیرالہ نے 1922ء میں احمدیت قبول کی، جماعتی رسالہ ستیہ دوتن کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ 1950ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک برائے آبادی قادیان پر لبیک کہتے ہوئے اپنی پوری فیملی لے کر قادیان آ گئے اور وہیں آکر آباد ہو گئے لیکن ایک سال کے اندر ہی قادیان میں ان کی وفات ہو گئی۔ نیر صاحب کی والدہ محترمہ زبیدہ سلطانہ صاحبہ نے پھر چوہدری عبدالحق صاحب درویش قادیان سے دوسری شادی کر لی۔ جلال الدین نیر صاحب کی ابتدائی تعلیم قادیان میں ہوئی اور 1963ء میں پھر انہوں نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ آپ نے بطور انسپکٹر بیت المال کے طویل عرصہ تک خدمت کی اسی وجہ سے ان کے ہندوستان کے طول و عرض میں جماعتوں کے احباب کے ساتھ ذاتی تعلق بھی تھا۔ تریسٹھ سال تک مرحوم کو جماعتی خدمت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس دوران آڈیٹر، محاسب اور پھر لمبا عرصہ بطور ناظر بیت المال آمد خدمت کا موقع ملا۔ سات سال تک یہ صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان بھی مقرر رہے اور پھر صحت جب تک اجازت رہی صدر صدر مجلس تحریک جدید بھی تھے۔ اسی طرح ذیلی تنظیموں میں بھی ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ عبادت گزار اور صوم و صلوۃ کے پابند تھے اور خلافت کی ہر بات پر تعمیل کرنے والوں میں اولین لوگوں میں شامل تھے۔ ایتھلیٹ بھی تھے۔ مرحوم کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں اور جو جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اسی طرح **میر حبیب احمد صاحب** ابن میر مشتاق احمد صاحب کے بھی اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور ہر دو مرحومین کی مغفرت اور بلندئ درجات کیلئے دعا کی اور جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔